www.wikifeqh.ir
ویکی فقه دانشنامه حوزوی
این متن از سایت دانشنامه حوزوی "ویکی فقه" اخذ شده است.
برای آشنایی و استفاده بیشتر به نشانی www.wikifeqh.ir مراجعه فرمایید.

اعمی (باب مشتق میں)

اعمی، مشتق کی ’’ذات متلبس بمبدأ الاشتقاق فی الماضی والحال‘‘ کیلئے وضع کے قائل ہیں۔

فہرست مندرجات

۱ - باب مشتق میں اعمی کا مفہوم
۲ - وضاحت
۳ - حوالہ جات
۴ - ماخذ

باب مشتق میں اعمی کا مفہوم

اعمی، جو اخصی کے مقابلے میں ہیں اور انہیں اصولی علما کہا جاتا ہے؛ قائل ہیں کہ مشتق کو معنائے اعم کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ پس یہ اس ذات کو بھی شامل ہے جو زمانہ حاضر میں مبدأ سے متصف ہے اور اس ذات کو بھی شامل ہے جو ماضی میں مبدأ سے متصف تھی۔
دوسرے لفظوں میں اعمی کے نزدیک مشتق کو «ما تلبس بالمبدأ فی الحال و ما انقضی عنه المبدأ» کے عمومی معنی کیلئے وضع کیا گیا ہے۔

وضاحت

علمائے اصول متفق ہیں کہ مشتق کا «ما تلبّس بالمبدأ فی الحال»؛ (وہ ذات جو حال حاضر میں مبدأ اشتقاق سے متصف ہو) میں استعمال حقیقت ہے، جیسے یہ کہ اگر کوئی حال حاضر میں مار رہا ہو تو اس پر کلمہ ’’ضارب‘‘ کا اطلاق ہوتا ہے اس لیے کہ ذات یعنی مارنے والا انسان جو مبدأ یعنی ضرب سے متصف ہے؛ حقیقی طور پر ضارب ہے اور اسی طرح متفق ہیں کہ مشتق کا استعمال اس ذات میں جو مستقبل میں مبدأ سے متصف ہو گی؛ مجاز ہے، مثال کے طور پر زید کو اس اعتبار سے کہ مستقبل میں مارے گا؛ ضارب کہا جائے۔ تاہم بحث اور اختلاف اس میں ہے کہ آیا جس سے ماضی میں فعل سرزد ہوا ہو، اسے زمانہ حاضر میں حقیقی طور پر ضارب کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟!
اس مقام پر دو نظریے ہیں: اعمی قائل ہیں کہ یہ استعمال حقیقی ہے لیکن جو علما قائل ہیں کہ مشتق کو صرف ’’متلبّس بالمبدأ فی الحال‘‘ کیلئے وضع کیا گیا ہے؛ ان کے نزدیک یہ استعمال مجازی ہے۔
[۱] کفایة الاصول، فاضل لنکرانی، محمد، ج۱، ص (۳۲۸- ۳۲۶)۔
[۲] فرہنگ اصطلاحات اصولی، مختاری مازندرانی، محمد حسین، ص (۲۲۹- ۲۲۸)۔

حوالہ جات

۱. ↑ کفایة الاصول، فاضل لنکرانی، محمد، ج۱، ص (۳۲۸- ۳۲۶)۔
۲. ↑ فرہنگ اصطلاحات اصولی، مختاری مازندرانی، محمد حسین، ص (۲۲۹- ۲۲۸)۔

ماخذ

فرہنگ نامہ اصول فقہ، تدوین توسط مرکز اطلاعات و مدارک اسلامی، ص۲۳۰، ماخوذ از مقالہ اعمی (مشتق)۔

اس صفحے کے زمرہ جات : باب مشتق | علم اصول | علمائے اصول